فرقۂ شیعہ ناجی ہے

پیش لفظ

از مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق صاحب قبلہ

''شیعہ'' عربی لفظ ''المشایعة'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی اتباع و پیروی کے آتے ہیں۔

فرقۂ شیعہ چونکہ بعد رسولؐ آل رسولؑ کا پیرو ہے اس لئے اس کا نام شیعہ قرار پایا۔

چونکہ یہ فرقہ خلافت بمعنی حکومت کے بجائے امامت بمعنی ''رہبرِ دین و دنیا'' کا قائل ہے اس لئے اس فرقہ کو ''امامیہ'' بھی کہا جاتا ہے۔

چونکہ امامت کے تاجداروں کی تعداد بارہ ہے جس کو عربی میں ''اثناعشر'' کہا جاتا ہے اس لئے اس فرقہ کا ایک نام اثناعشریہ بھی قرار پایا۔

دوسری صدی ہجری کے وسط میں بنوامیہ اور بنوعباس آپس ہی میں تخت سلطنت کی چھینا جھپٹی میں الجھ گئے تھے اس لئے اس زمانہ میں امام محمد باقرؑ اور خاص طور پر امام جعفرؑ صادق کو موقع ملا کہ وہ اسلام کو اس کے صحیح خدوخال کے ساتھ دنیا کے سامنے فی الجملہ آزادی کے ساتھ پیش فرما سکیں اس لئے اس فرقہ کا نام مسلک جعفری یا فرقۂ جعفریہ بھی قرار پایا۔

فرقۂ شیعہ کو بدنام کرنے والے تو ہمیشہ ہی رہے مگر بہ مشیت الٰہی وقتاً فوقتاً کچھ ایسے بلند نظر منصف مزاج اور غیر متعصب افراد بھی عالمِ اسلامی میں پیدا ہوتے رہے جنھوں نے تعصب کی دیوار گرانے کی اپنی سی امکانی کوشش کی۔

ایسے ہی افراد میں عزت مآب جناب شیخ محمود شلتوت عالی جناب شیخ محمود شلتوت، چانسلر جامعہ ازہر، قاہرہ، مصر مرحوم چانسلر ازہر یونیورسٹی قاہرہ، مصر کا نام سرفہرست ہے جنھوں نے فرقۂ شیعہ کے بارے میں اپنے معرکۃ الآرا فتوے کے ذریعہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

موصوف کا شکر گزار ہونے کے ساتھ ہر انصاف پسند شیعہ عرب دنیا کے مشہور عالم، ادیب اور مشہور ترین انشاء پرداز ڈاکٹر احمد زکی مدیر ماہنامہ ''العربی'' کویت کا بھی شکر گزار ہے کیونکہ شیخ شلتوت کے فتوے سے اگر چہ فرقۂ شیعہ کا ناجی ہونا ثابت ہوتا ہے مگر دنیائے اسلام کے سامنے یہ حقیقت ڈاکٹر صاحب موصوف ہی نے ایک مرتبہ پھر بیان فرمائی ہے کہ اسلام کے تمام فرقوں (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی اور شیعہ) میں فرقۂ شیعہ ہی سب سے زائد قدیم ہے اس کی اہمیت کو صاحبان نظر ہی خوب سمجھتے ہیں۔

اس کتابچہ میں شیخ شلتوت مرحوم کے فتوے کی نقل اور مدیر ''العربی'' سعودی عرب کے ایک بزرگ یوسف احمد الغزالی کے سوال اور موصوف کے جواب کی اصل عبارت شائع کی جارہی ہے۔

یہ سوال و جواب ماہنامہ ''العربی'' کے شمارہ ۲۴، نومبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئے ہیں۔

خدا کرے ہندوستان میں علم و معرفت کی روشنی جلد از جلد پھیلے تاکہ یہاں بھی تعصب کی وہ دیواریں سیلابِ علم میں بہہ جائیں جن کو ذاتی مفاد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

فرقۂ شیعہ ناجی ہے

شیخ محمود شلتوت مرحوم، چانسلر ازہر یونیورسٹی

تمام فرقوں میں شیعہ قدیم ترین ہے

ڈاکٹر احمد زکی مدیر ''العربی'' کویت

مکتب شیخ الجامع الازهر سجل بدار التقریب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نص الفتوی التی اصدرها السید صاحب الفضیلة الاستاذ الاکبر الشیخ محمود شلتوت شیخ الجامعه الازهر فی شان جواز التعبد بمذهب الشیعة الامامیة

قیل لفضیلة!

ان بعض الناس یری انه یجب علی المسلم لکی تقع عبادته و حاملانه علی وجه صحیح ان یقلد احد المذاهب الاربعة المعروفة ولیس من بینها مذهب الشیعة الامامیة فهل توافقون حضرتکم علیٰ هذا الرأی علیٰ اطلاقه فتمتعون تقلید الشیعة الامامیة مثلاً؟

فأجاب فضیلة

۱۔ ان الاسلام لا یوجب علی احد من اتباعه اتباع مذهب معین بل نقول: ان لکل مسلم الحق فی این یقلد بادئ ذی بدء ای مذهب من المذاهب المنقولة نقلاً صحیحاً والمدونة احکامها فی کتبها الخاصة ولمن قلد مذهبا من هذه المذاهب ان ینتقل الی غیره۔ ای مذهب کان ولا خرج علیه فی شیئی من ذلك۔

۲۔ ان مذهب الجعفریة المعروف بمذهب الشیعة الامامیة الاثنی عشریة مذهب یجوز التعبد به شرعا کسائر مذاهب اهل السّنة۔

فینبغی للمسلمین ان یعرفوا ذلك وان یتخلصوا من العصبیّة بغیر الحق لمذاهب معینة، فما کان دین الله وما کانت شریعة تابعة لمذهب او مقصورة علی مذهب فالکل مجتهدون مقبولون عندالله تعالی یجوز لمن لیس اهلا للنظر والاجتهاد تقلیدهم والعمل بما یقررونه فی فقههم ولا فرق فی ذلك بین العبادات والمعاملات۔

محمود شلتوت

(ترجمہ فتویٰ شیخ شلتوت)

دفتر چانسلر از ہر یونیورسٹی مسجل بدار التقریب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مذہب شیعہ امامیہ کے طرز پر عبادات بجالانے کے بارے میں عالی مرتبت عزت مآب، الاستاذ الاکبر شیخ محمود شلتوت چانسلر از ہر یونیورسٹی (قاہرہ، مصر) کے فتویٰ کی اصل عبارت:۔

عزت مآب سے دریافت کیا گیا:۔

''بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عبادات و معاملات کے درست طریقے پر انجام دینے کے لئے ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ چار مشہور مسلکوں (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) میں سے کسی ایک مسلک کی تقلید کرے۔ ان میں مسلک شیعہ امامیہ کو شامل نہیں کیا جاتا۔ کیا آنجناب بھی اس رائے کی صحت کے بارے میں ان حضرات کی موافقت فرماتے ہوئے مسلک شیعہ امامیہ کے مطابق عمل بجالانے کو ممنوع قرار دیتے ہیں؟''

عزت مآب نے جواب دیا:۔

''اسلام نے مسلمانوں کو کسی معین مسلک کی پیروی کا حکم نہیں دیا بلکہ ہماری رائے ہے کہ ہر مسلمان کو حق حاصل ہے کہ وہ ان مسلکوں میں سے جو صحیح طور پر منقول ہوئے ہیں اور جن کے احکام ان کی کتابوں میں جمع کئے گئے ہیں، کسی بھی مسلک کی ابتدا ہی سے تقلید کرسکتا ہے یا ان میں سے کسی ایک پر عمل پیرا ہونے کے بعد اگر چاہے تو اس کو ترک کرکے کسی دوسرے مسلک کو اختیار کرسکتا ہے ان میں سے کسی بات میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

۲۔ مذہب جعفریہ جو مسلک شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے نام

سے مشہور ہے، وہ مسلک ہے جس کے طرز پر عبادات بجالانا شرعی اعتبار سے اسی طرح درست ہے جس طرح تمام سنی مسلکوں کے طرز پر، پس مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس بات کو سمجھ لیں اور ان مسلکوں کے بارے میں ناحق تعصب سے کام نہ لیں۔ دین خدا اور اس کی شریعت کسی خاص مسلک کی پابند یا کچھ خاص مسلکوں میں محدود نہیں ہے پس ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ کوشاں ہے جو بارگاہ الٰہی میں سعیِ مقبول ہوگی۔ جو صاحبان نظر و اجتہاد نہیں ہیں۔ ان کے لئے ان حضرات کی تقلید اور ان فقہی مسائل پر عمل جائز ہے جن کو یہ لوگ ثابت فرمائیں خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو خواہ معاملات سے۔''

محمود شلتوت

السيد صاحب السماحة العلامة الجليل الاستاذ محمد تقي القمي السكريتر العام لجماعة التقريب بين المذاهب الاسلامية۔

سلام الله عليكم ورحمة

اما بعد فيسر في ان ابعث الى سماحتكم بصورة موقع عليها بامضائ من الفتوىٰ التي اصدرتها في سيسها ووقفنا الله لتحقيق رسالتها

والسلام عليكم ورحمة الله

شيخ الجامعة الازهر محمود شلتوت

عالیجناب پروفیسر محمد تقی قمی صاحب جنرل سکریٹری

''جماعۃ التقریب بین المذاہب الاسلامیہ''

سلام الله عليكم ورحمة

مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کی خدمت میں مسلک شیعہ امامیہ پر عمل پیرا ہونے کے جواز کے بارے میں اپنا دستخطی اور مہر شدہ فتویٰ ارسال کر رہا ہوں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اسے ''دار التقریب بین المذاہب الاسلامیۃ'' کے ریکارڈ میں رکھیں گے۔ یہ وہ ادارہ ہے جس کے قیام میں میں نے آپ کے ساتھ مل کر حصہ لیا ہے۔ خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم اس ادارہ کے مشن کو روبکار لاسکیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمود شلتوت

ترجمہ عبارت ماہنامہ ''العربی'' کویت

(شمارہ ۲۴ر)

اسلام کے پانچ مسالک

سوال:۔ پانچوں اسلامی مسلکوں، شافعی، حنبلی، حنفی، مالکی اور جعفری میں کون مسلک قدیم ترین ہے اور ان مسالک میں بنیادی فرق کیا ہیں؟ یوسف احمد الغزال الاحسا، (سعودی عرب۔

جواب:۔ امام حنبل شاگرد تھے امام شافعی کے۔ امام شافعی شاگرد تھے محمد بن الحسن اور امام مالک کے۔ امام مالک شاگرد تھے، ربیعۃ الرائی کے جو شاگرد تھے عکرمہ کے۔ عکرمہ شاگرد تھے عبداللہ بن عباس کے۔ عبداللہ بن عباس شاگرد تھے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے۔

ادھر امام ابوحنیفہ شاگرد تھے امام جعفر صادقؑ کے جو شاگرد تھے اپنے والد ماجد کے اور یہ سلسلہ بھی منتہی ہوتا ہے۔ حضرت علیؑ پر، جو تمام فقہِ اسلامی کی جڑ بنیاد تھے اس طرح ان تمام مسلکوں میں، مسلک جعفری ہی قدیم ترین مسلک قرار پاتا ہے۔

ان تمام اسلامی فرقوں میں ویسا کوئی بنیادی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ عیسائی اور یہودی فرقوں میں پایا جاتا ہے اس لئے کہ شریعت اسلامیہ بہر حال ایک ہے جس کی بنیاد قرآنِ مجید اور سیرتِ رسولؐ پر ہے۔

شریعت کی یہ دو بنیادیں وہ ہیں جن پر نہ کوئی اختلاف ہے اور نہ کوئی جھگڑا۔ اختلاف جو کچھ ہے وہ دراصل صرف تفصیلات، روایات اور اسناد کے بارے میں ہے۔